سوال

(391) ہر نماز کے لیے اذان کی ضرورت اور جیل کے اندر نماز جمعہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملتان سنٹرل جیل سے محمد منشاء لکھتے ہیں کہ جیل کے اندر نماز جمعہ ادا ہو سکتی ہے یا نہیں نیز کیا نماز کے وقت اذان دینا ضروری ہے یا کسی دوسری اذان کی آواز سن کر جماعت کرا ئی جا سکتی ہے ہمارے ہاں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر جیل سے باہر کی اذان سنی جائے تو جیل کے اندر اذان کے بغیر ہی جماعت کرانا درست ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ نماز جمعہ فرض عین ہے ہر عاقل بالغ اور مقیم کے لیے اس کا ادا کرنا ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانستہ جمعہ ترک کرنے کی سخت وعید سنائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو لوگ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام دانستہ سستی کرتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (صحیح مسلم: باب الجمۃ)

ان احادیث کی روشنی میں جیل میں رہنے والے قیدیوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ جیل کے اندر جمعہ کی ادئیگی کا اہتمام کریں تاکہ وہ یہ اہم فریضہ کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں ویسے ملتان جیل میں حکومت کی طرف سے نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے باقاعدہ انتظام ہوتا ہے مسجد میں ابتداء نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے ذان ضروری ہے البتہ کسی مجبو ری کے پیش نظر اگر اس مسجد میں دوبارہ جماعت کی ضرورت ہو تو اذان دے کر نماز باجماعت کا اہتمام نہ کریں تو ان پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ 5/196)

اس کے علاوہ بعض روایات میں اذان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی منقول ہے۔ (جامع ترمذی)

اس لیے اگر جیل میں سرکاری طور پر جماعت ادا کرنے کا اہتمام نہیں ہے تو قیدی حضرات کو چاہیے کہ وہ از خود اس کا اہتمام کریں اور اذان دے کر باجماعت نماز ادا کریں اگر کبھی ہنگامی طور پر مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا موقع نہ ملے تو باہر کی اذان پر اکتفا کرتے ہوئے نماز کی جماعت کرائی جا سکتی ہے واضح رہے کہ اگر جیل میں نماز کا اہتمام ہے تو اس کے مقابلہ میں اپنی طرف سے جماعت کا اہتمام صحیح نہیں ہے۔ (واللہ اعلم باصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:1 صفحہ:405